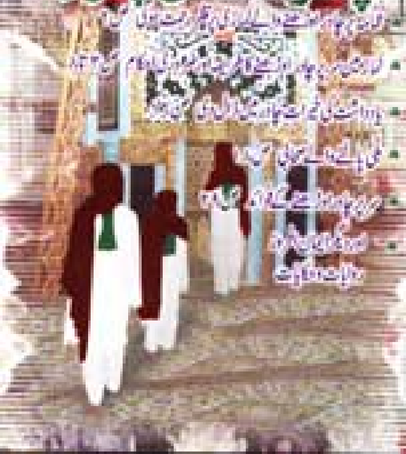
چادر کے مدنی پھول



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نَمازی پر نگاہِ رحمت کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے 15مدنی پھول

یہ رسالہ مکمّل پڑھ لیجئے۔ ان شاءَ اللہ عزّوجل اکثر عمامہ پر چادر اَوڑھے رہنے اور اسی میں نَماز پڑھنے کا مَدَنی جذبہ پیدا ہو جائیگا۔

سرکارِمدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومَحبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِپاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب والترھیب ج۲ ص۳۲۸)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نَظرِ رَحمت سے مَحرومی :

سرکارِمدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، اللہ تعالیٰ اُس قوم کی طرف نظرِ رَحمت نہیں فرماتا جو نَماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔

(فتاوٰی رضویہ جدید ج۷ ص۲۹۹، الفردوس بما ثُورِ الخطاب ج ۵ ص ۱٤٦ حدیث ۷۷۷۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عمامہ پر چادر اوڑھنے والے نمازی پر نَظرِ رَحمت ہوگی

(۲) اِس حدیثِ پاک کا اُلٹ مفہوم یہ نکلا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خوش نصیبوں کی طرف نظرِ رَحمت فرماتا ہے جو عمامہ شریف کے اُوپر چادر اَوڑھ لیتے ہیں۔ اِس حدیثِ پاک کا مفہومِ مُخالِف لینے کی دلیل مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ''مفہوم (یعنی وعید) کی نَص میں مفہومِ مُخالِف مُعتبَر ہے، جس طرح (پارہ ۳۰ سورۃُ الْمُطَفِّفِیْن کی آیت نمبر ۱۵ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے، **کَلَّآ اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّہِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ O** (ترجَمۂ کنزُالایمان : ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔) کیونکہ اہلِ سنّت نے آخرت میں جوازِ دیدارِ باری تعالیٰ کے دلائل میں اس آیت کو ذِکر کیا ہے۔ اِس طرح کہ دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے حِجاب (یعنی پردہ) فاجِروں کے لیے وَعید ہے۔ اِس میں مفہومِ مُخالِف یہ ہے کہ بے شک مؤمنین دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے محروم نہ رہیں گے وَگرنہ یہ فاجِروں کے لیے وَعید نہ رہے گی۔'' (دُرِّمُختار مع رَدُّ الْمُحتار ج ۱ ص ۲۳۰ مدینۃ الاولیاء ملتان)

ظلمات مفسدین کی، تاریکیاں چھٹیں گی
ہے روشن و منوّر، میٹھے نبی کی چادر

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پانے کے جذبے کے تحت نَماز میں عمامہ شریف پر چادر اَوڑھ لینا یقیناً بَہُت بڑی سعادت ہے، البتّہ جو چادر کے بغیر نَماز ادا کرتا ہے اُس پر بھی کوئی اِلزام نہیں مگر جو نَماز میں سر سے نیچے چادر اَوڑھتا ہے اُس کیلئے نظرِ رَحمت سے محرومی کی وَعید ہے۔

(۴) نَماز میں سِمٹی ہوئی چادر کو مَفلَر کی طرح سر اور کانوں پر لپیٹ لینے کے بجائے پھیلا کر سر پر اَوڑھے نیز اس کا ایک سِرا مَثَلاً دائیں کندھے کی طرف والا بائیں کندھے پر ڈال لیجئے۔ بلکہ چاہیں تو اُس سِرے کو پیچھے سے لاکر واپَس دائیں کندھے پر لے لیجئے۔

(۵) اہلِ کتاب دورانِ عبادت ''سَدَل'' کرتے ہیں۔ سَدَل یعنی سر یا کندھوں پر اس طرح چادر ڈالنا کہ اس کے دونوں سِرے لٹکتے ہوں یہ علاوہ نَماز کے مکروہِ تنزیہی اور نَماز میں مکروہِ تحریمی ہے۔

(۶) بڑا رومال یا چادر ایک کندھے پر اس طرح رکھنا کہ ایک سِرا پیٹ کی طرف اور دوسرا پیٹھ کی طرف ہو علاوہ نَماز کے مکروہِ تنزیہی اور نَماز میں مکروہِ تَحریمی ہے۔

(۷) نَماز کے دَوران چادر اِس طرح سَرَک آئی کہ "سَدَل" ہو گیا تو عملِ قلیل کے ساتھ مَثَلاً ایک ہاتھ کے اشارے سے یعنی ہتھیلی یا اس کی پُشت سے دھکیل کر فوراً دُرُست کر لیجئے۔ اگر چادر ایک رُکن یعنی تین بار سبحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار سَدَل کی حالت میں رہی تو نَماز مکروہِ تحریمی ہوگئی۔

(۸) اگر "سَدَل" ہی کی حالت میں نَماز کا آغاز کیا تو شروع ہی سے نَماز مکروہِ تحریمی ہے اب سَدَل خَتم کرنا کراہت کو دَفع نہیں کریگا۔

(۹) چادر میں کان چُھپ جانے کی صُورت میں نَماز کیلئے تکبیرِ تحریمہ کہنے کیلئے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کانوں کے قریب کی چادر کو انگوٹھوں سے چُھو لینا بھی کافی ہے۔

چادر میں دونوں ہاتھ چُھپ جانا کیسا؟

(۱۰) عمامہ شریف پر سر سے چادر اوڑھے نَماز پڑھنے میں دونوں ہاتھ چادر میں چھپ جائیں تو کوئی حَرَج نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا وائل بن حَـجَـر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے نَماز کا آغاز فرمایا تو تکبیر کہی، ہاتھوں کو کانوں کے بِالمقابل اُٹھایا پھر ہاتھ کپڑے میں لپیٹ لئے پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔"

(مسلم شریف رقم الحدیث ۴۰۱ ص ۲۱۲ تا ۲۱۳ دار ابن حزم بیروت)

حکـیـمُ الْاُمَّـت مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں، "چُونکہ سردی زیادہ تھی اِس لئے ہاتھ (کپڑے میں) لپیٹ لئے معلوم ہوا نماز میں ہاتھ کھولنا ضَروری نہیں چادر وغیرہ میں ہاتھ لپیٹ کر یا ڈھک کر بھی (نَماز) جائز ہے"۔

(مِرْاٰۃُ المناجیح شرح مِشکوٰۃُ المصابیح ج۲ ص ۱۸)

(۱۱) کپڑے میں اِس طرح لِپٹ کر نَماز پڑھنا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں مکروہِ تَحریمی ہے۔ (دُرِّ مُختار و رَدُّ المحتار ج اوّل ص ۴۳۸) یہاں اِس طرح لِپٹ جانا مُراد ہے کہ ہاتھ نِکالے نہ جاسکیں۔ بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۴۰ مطبوعہ مدینۃُ المرشد بریلی شریف میں لکھا ہے، "علاوہ نَماز کے بھی بے ضَرورت اِس طرح کپڑے میں لِپٹنا نہ چاہئے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے"۔

نَماز میں داڑھی چُھپانا:

(۱۲) "مُسنَدُ الفِردوس" میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، "اللہ عزوجل کے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "خبردار! تم میں سے کوئی شخص نَماز میں داڑھی نہ چھپائے کہ داڑھی چہرے سے ہے"۔

(الفردوس بِما ثُور الخطاب ج ۵ ص ۲۷ رقم الحدیث ۷۷۰۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

نَماز میں منہ اور ناک چُھپانا:

نَماز میں عمامہ شریف پر چادر اس طرح اوڑھنا کہ منہ اور ناک چُھپ جائے مکروہِ تحریمی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "نَماز میں ناک اور مُنہ کو ڈھانپنا مکروہِ تَحریمی ہے کیونکہ یہ مَجُوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کا طریقہ ہے کہ وہ آگ کی پوجا کرتے وقت اِس طرح کرتے ہیں"۔ (رَدُّالمحتار ج۲ ص ۵۱۱، کوئٹہ)

چادر دُرُست کرتے وقت دوسروں کا خیال رکھئے:

ہُجوم اور نَماز کی صَف وغیرہ میں چادر دُرُست کرنے یا سر پر اوڑھنے کی ترکیب کرتے وقت خوب اِحتیاط فرمایئے کہ کہیں اس کا سِرا کسی کی آنکھ وغیرہ میں نہ لگ جائے۔ میں نے (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہٗ نے) حج شریف میں حُجّاج کی بِھیڑ بھاڑ میں دیکھا ہے کہ دُرُست کرنے والے کی چادر بے اِحتیاطی کے سبب بعض اوقات حاجی کے تازہ تازہ مُنڈے ہوئے سر پر اچّھی طرح گِرفت جمالیتی اور بے چارے حاجی صاحِب کا سر پھنس کر رہ جاتا ہے! جن کا سر چادر میں پھنساوہ اگر مُحرِم ہوں تو ان پر کفّارہ واجِب ہو جائیگا۔ مَثَلاً اگر فوراً سر آزاد کروالیا تب بھی صَدَقۂ فِطر کی مقدار یعنی دو کلو 50 گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم کسی فقیر یا مسکین کو خیرات کرنی ہوگی، کفّارہ نہیں دیگا تو گنہگار ہوگا۔ ہاں اگر چادر سر پر ٹھہرے بغیر ٹکرا کر فوراً سَرَک گئی تو کفّارہ نہیں۔

(۱۵) اگر دورانِ نَماز چادر سَرَک کر سر سے ہٹ جائے تو فوراً عملِ قلیل کے ساتھ مَثَلاً ایک ہاتھ کے اشارہ سے سر پر لے لیجئے۔ کیوں کہ نَماز میں سر کے نیچے مَثَلاً کندھوں پر سے چادر اوڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

”سر پر چادر اوڑھنا میٹھے مصطفےٰ کی سنّت ہے“ کے
اکتّیس حُروف کی نسبت سے 31 مَدَنی پھول

سرپر چادر اوڑھنا سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(۱) نَماز کے علاوہ سر کے نیچے سے چادر اَوڑھنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ تاہَم اَکثر اَوقات سر سے اَوڑھنا سنّتِ مبارَکہ ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حُضُورِ انور، ساقیٔ کوثر، شَہَنشاہِ بَحروبَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر مبارک سر پر چادر اَوڑھ کر رکھتے تھے۔(فتح الباری، جلد۸، ص ۲۰۰ دارالکتب العلمیة بیروت، التوشیح شرح بخاری للسیوطی، جلد ٦ ،صفحه ٥٢ ٢٤ مکتبة الرشد ریاض)

سر پر اُوڑھو اے بھائیو چادر　　　مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُوڑھتے رہے اکثر

(۲) حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”ایک روز سرِ اقدس پر چادر اَوڑھے ہوئے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے“۔

(مسند امام احمد بن حنبل مرویات عبدالله بن العباس رقم الحدیث ٢٦٢٩ ج١ ص ٦٢١ دارالفکر بیروت)

کیا خوف عاصیوں کو ،مَحشر کی اب تَپِش کا
سایہ کرے گی سر پر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

عَرَب کا ناقہ سُوار صلی اللہ علیہ وسلم :

(۳) حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، ”سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سرِ اقدس سے چادر شریف اوڑھی تھی اور اُس وقت حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ناقہ (یعنی اونٹنی) پر سُوار تھے“۔

(صحیح بخاری شریف ج ٢ ص٤٣٢ رقم الحدیث ٣٣٨٠ دارالکتب العلمیه بیروت)

مجھ پر کرم ہو داوَر، اتنا بروزِ محشر
سایہ فگن ہو سر پر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں !

(۴) حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ہم گھروں میں دوپہر کے وقت گرمی میں بیٹھے تھے، کسی نے حضرت ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، ”یہ رسولُ اللہ عزَّ وجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم چادر سے سرِ اقدس ڈھانپے ہوئے تشریف لا رہے ہیں“۔

(صحیح بخاری ج ٤ ص٥٢ رقم الحدیث ٥٨٠٧ دارالکتب العلمیه بیروت)

مژدہ ہو عاصیوں کو ، بشریٰ ہو عاصیوں کو
آئی شفیع بن کر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

(۵) سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے، ”دن کے وقت چادر سے سر کو ڈھانپنا حفاظت اور رات کے وقت ڈھانپنا زینت ہے۔(اَشِعَّةُ اللَّمعات ج٣ ص ٥٧٣ کوئٹه)

گلشن اولیاء کھلا جس جا　　اُس گُلستان کی یہ چادر ہے

(٦) چادر کا اوڑھنا عَرَبوں کا لباس ور سر کا ڈھانپنا ایمان کا لباس ہے۔(ایضاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحمَّد

مَدَنی حکایت:

(۷) حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، نبیِّ اکرم، سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، میں غارِ حرا میں ایک ماہ تک گوشہ نشین رہا جب میں نے عرصہ پورا کرلیا تو اُس سے نیچے اُترا تو مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا، اوپر دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام ایک تخت پر بیٹھے نظر آئے، یہ دیکھ کر مجھ پر رُعب طاری ہوا، میں خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس آیا اور میں نے کہا، مجھے بالا پوش (یعنی کمبل) اوڑھاؤ۔ انہوں نے اُڑھا دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی،

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۝ (پ ۲۹ المُدَّثِّر آیت ۱) ترجَمۂ کنزُالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے !

(صحيح مسلم رقم الحديث: ۲۵۷، صفحه ۹۷ دار ابن حزم بيروت، مختصراً)

فُرقت میں رهنے والو، قُربت سے شاد هو لو
هے دل نواز و دلبر، میٹھے نبی کی چادر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عرب میں یہ دستور ہے کہ کسی کے ساتھ اظہارِ محبَّت کیلئے وہ اُس وقت جس حالت پر ہو اُسی سے کوئی نام یا لقب مُشتَق کر کے (یعنی نکال کر) اُس کو مُخاطب کرتے ہیں، مَثَلاً

"ابو تُراب" کی وجہ تسمیَہ:

(۸) حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتضیٰ، شیرِ خدا کرّم اللہ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم کی اور شہزادیِ کونین، مادرِ حَسنین، راحتِ قلبِ شہنشاہِ ثَقَلَین سیِّدۃُ النّساء فاطمۃُ الزَّہرا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وَرضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی کسی بات پر آپس میں شکر رنجی ہوگئی اور حضرتِ مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم رنجیدہ ہو کر مسجد شریف کے اندر دیوار کے ساتھ فرشِ خاک پر لیٹ گئے، سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ڈھونڈتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک حصۂ بدن سے چادر ہٹ گئی تھی اور بدنِ پاک پر خاک لگی ہوئی تھی تو نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، شہنشاہِ نبوّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاک کو دور کرتے ہوئے فرمانے لگے، **قُمْ یا اَبَا تُراب! قُمْ یا اَبَا تُراب!** اُٹھو اے خاک والے! اُٹھو اے خاک والے!

(صحيح بخاری رقم الحديث: ٤٤١، جلد ١، صَفحَه نمبر ١٦٩ دار الكتب العلمية بيروت

پلٹی آتی هے ابھی وجد میں جانِ شیریں
"نغمۂ قُم" کا ذرا کانوں میں رَس جانے دو
(حدائق بخشش شریف)

قُم یانَوْمان!

(۹) اِسی طرح حضرتِ سیِّدُناحُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو رہے تھے کہ سوئی ہوئی قسمتوں کو جگانے والے، گرتوں کو اُٹھانے والے، دکھ درد مٹانے والے، روتوں کو ہنسانے والے، ہمارے عیبوں کو چھپانے والے، ہم جیسے گنہگاروں کو جنّت میں بسانے والے میٹھے میٹھے مکی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور فرمایا، قُمْ یَا نَوْمَان! یعنی اُٹھو اے سونے والے! (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۷۸۸، صفحہ ۹۸۸، دارابن حزم بیروت) تو یہ محبوبوں کی ادائیں اور ناز و انداز بھری صدائیں ہیں، مدینے کے تاجور، شہنشاہِ بحر و بر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی چونکہ مُبارک چادر اوڑھے ہوئے تھے اس لئے چادر شریف اوڑھنے کی حسین ادا کی مناسبت سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پکارا،

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ (ترجَمۂ کنزُالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے!)

مجرم هوں دل سے خوفِ قیامت نکالدو
سایہ گناهگار پہ چادر کا ڈالدو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعالٰی عَلٰی محمَّد

یاد داشت کی خیرات چادر میں ڈالدی :

(۱۰) حضرتِ سیِّدُنا اَبُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آپ سے احادیثِ مبارکہ سُنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں، یہ سُن کر نبیِ رَحمت، شفیعِ امّت، پیکرِ عظمت مَخزنِ علم وحکمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اَبُوہُریرہ! اپنی چادر پھیلاؤ! میں نے چادر پھیلادی تو سلطانِ کونَین، شہنشاہِ ثَقَلَین، صاحِب قابَ قَوسَین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِحَرَمَین، نانائے حَسَنَین، دُکھی دلوں کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنھما نے دستِ مُبارک سے اُس چادر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا اَبُو ہریرہ! اسے اٹھالو اور سینے سے لگالو۔ میں نے ایسا ہی کیا تو اس کے بعد مجھے کوئی چیز نہیں بھولی۔

(صحیح بخاری، جلد ۱، صفحہ ۶۲، رقم الحدیث: ۱۱۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

منگتا کا ھاتھ اُٹھتے ھی داتا کی دین تھی

دُوری قبول و عَرض میں بس ھاتھ بھر کی ھے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بلّی پالنے والے صحابی رضی اللہ عنہ:

(۱۱) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے دستِ مُبارک میں دونوں جہاں کا خزینہ ہے، دنیا وآخرت اور ظاہر وباطن کی ہر طرح کی دولت اور نعمت جو خواہ نظر آتی ہو یا نظر نہ آتی ہو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم اللہ عَــزَّوَجَــل کی عنایت سے عطا فرماسکتے ہیں جبھی تو سیّدُنا اَبُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سُوال پر نظر نہ آنے والی نعمت ''یادداشت کی خیرات'' لپ بھر کران کی چادر شریف میں ڈالدی۔ دستِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے ملی ہوئی خیرات کے بھی کیا کہنے! سیّدُنا اَبُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حافِظہ ایسا قوی ہوگیا کہ پھر کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہنے کوئی چیز نہیں بھولی۔ حضرتِ سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اکثر عُلَماء کے نزدیک عبدالرحمٰن بن صخر دوسی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مُنّی سی بلّی پالی ہوئی تھی۔ ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی آستین میں چھوٹی سی بلّی مُلاحظہ فرمائی تو فرمایا، ''یا اباہُریرہ'' یعنی اے مُنّی سی بلّی کے ابا! یا اے مُنّی سی بلّی والے! تب سے اِس کُنیت (ابوہُریرہ) کو اتنی شہرت مل گئی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبدالرحمٰن لوگوں کی غالِب اکثریّت کو یاد ہی نہیں۔ ''ہِر'' کے معنیٰ ہیں بلّا اور ''ہِرَّۃ'' یعنی بلّی جبکہ ہِرّہ کی تصغیر ہے ''ہُرَیرَہ'' یعنی ننّھی مُنّی بلّی۔ حضرتِ سیّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے بڑے حافظُ الحدیث تھے۔'' نیز مُحَدِّثین رَحِـمَـہُـمُ الـلّٰـہُ الْمُبِین کامُتَّفِقہ فیصلہ ہے کہ ''صَحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سب سے زِیادہ اَحادیثِ مُبارَکہ سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں''۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ دوعالَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے 5364 مُبارَک حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے حضرتِ سیّدُنا شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل المعروف امام بخاری علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی نے 418 احادیثِ مُبارَکہ ذِکر کی ہیں۔

(مُلَخّص از تفہیم البخاری ج اوّل ص ۸۸ تفہیم البخاری پبلیکیشنز فیصل آباد)

مالک کونَین ھیں گو پاس کچھ رکھتے نھیں

دو جھاں کی نعمتیں ھیں ان کے خالی ھاتھ میں

(حدائق بخشش)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

پیوند والی چادر سنّت ھے :

(۱۲) حضرتِ سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہماری طرف ایک پیوند دار چادر اور ایک تہبند نکالا اور کہا، ''تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان دو کپڑوں میں وِصال فرمایا۔''

(صحیح بخاری ج ٤ ص ٧٧ قم الحدیث ٥٨١٨ دارالکتب العلمیہ بیروت)

رَحمت برس رھی ھے ، ھر آن عائشہ پر

حاصل ھے کس کی چادر ، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

اِس حدیثِ مبارک سے ظاہر ہوا کہ نبیٔ حاشِر، طیِّب وطاہر، باطِن وظاہر، صابِر وشاکِر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انتہائی سادگی کے ساتھ دُنیوی حیاتِ ظاہری بسر فرمائی اور سفرِ آخرت بھی سادہ ترین لباس میں اختیار فرمایا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجِزی پہ لاکھوں

ہوں سلامِ عاجِزانہ مَدَنی مدینے والے

سادہ لباس کی فضیلت :

(۱۳) کُفّار کی نَقّالی میں فَیشن کرنے والے، ہر وقت بنے سنورے رہنے والے، نت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تراش خراش والے لباس پہننے والے اگر سادگی اپنالیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو۔ چُنانچِہ سادہ لباس پہننے کی فضیلت پڑھئے اور جھومئے۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، جو باوُجُودِ قُدرت اچھے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللہ عزَّ وجل اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔

(ابو داؤدرقم الحدیث ۴۷۷۸ ج ۴ ص ۳۲۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

نہ جس کو زر کی طلب ہے نہ مال سے مطلب

ہے ایسے بندۂ پروَردگار کی چادر

فیشن پرستو ! خبردار!

(۱۴) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جاؤ! پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے پھر بھی اللہ ربُّ العِزّت عزَّ وجل کی رضا کی خاطر عاجزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہر ہے جو جنّتی لباس پائیگا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائیگا۔ لوگوں پر رعب ڈالنے اور امیرانہ ٹھاٹھ ظاہر کرنے کیلئے اور مَحض اپنے نفس کیلئے لوگوں کو مُتَـــاثِّـــر کرنے کی خاطر نُمایاں، فینسی اور بھڑ کیلے لباس پہننے والے پڑھیں اور لرزیں۔

حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائیگا۔''

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۶۰۶ ج ۴ ص ۱۶۳ دار المعرفۃ بیروت)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں ؟

(۱۵) حضرتِ مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ امیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیز گار سمجھیں یہ دونوں قسم کے لباس، شہرت کے لباس ہیں۔ الغرض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحبِ مرقاۃ نے فرمایا، مَسخرہ پن کا لباس پہننا جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شہرت ہے۔

(مُلَخّص از مراۃ ج ۶ ص ۱۰۹)

عُمدہ لباس پہننے والوں کو دعوتِ فکر:

(۱۶) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی سخت امتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے، جو لوگ جاذِبِ نظر یا عمدہ کوالٹی کے کپڑے، چمکیلی کناری والے یا بڑھیا (یعنی بہترین) کپڑے کے کُلَف والے عِمامہ وچادر، دھات (یعنی میٹل) کی خوبصورت فریم یا رنگین کانچ والے چشمے، بیش قیمت یا عُمدہ گھڑی، قیمتی چپّل یا خوبصورت جوتے وغیرہ پہنتے ہیں وہ ایک سو ایک مرتبہ سوچ لیں کہ کہیں شہرت پانے اور واہ واہ کروانے کیلئے تو نہیں پہن رہے! اِسی طرح لوگوں کو اپنی سادگی کا مُعتَقِد بنانے کیلئے جو سادہ لباس وعمامہ وچادر وغیرہ اپناتا ہے وہ ریا کار ہے اور سخت گھاٹے کا سودا کر رہا ہے۔ ہم اللہ عزَّوَجلّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو

کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

ٹپ ٹاپ کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ:

(۱۷) فیشن کی خاطر روز روز نئے لباس پہننے والے، ذرا فیشن تبدیل ہوا یا لباس تھوڑا پُرانا ہوا یا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو پیوند کاری کر کے اُس کو پہننے میں عار (یعنی عیب) محسوس کرنے والے اِس روایت کو بار بار پڑھیں:

(۱۸) ابواُمامہ اِیاس بن ثَعلَبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے۔

(سنن ابی داؤد رقم الحدیث ٤١٦١ ج٤ ص١٠٢ داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱۹) اِس روایت کے تحت حضرت سیّدنا شاہ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: ''زینت کا ترک کرنا اہلِ ایمان کے اَخلاق (یعنی عمدہ عادات) سے ہے''۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج۳ ص٥٨٥ کوئٹہ)

یَمَنی چادر:

(۲۰) حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم (اپنی حیاتِ ظاہری کے آخری اَیّام میں) حضرتِ سیّدنا اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لیے اپنے مبارک گھر سے باہر تشریف لاتے وقت یَمَنی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ (شرحُ السّنة ج٦ ص١٦٠ دارالکتب العلمیه بیروت)

قربان ہورہے ہیں دیکھی جو زُوح پرور
دیوانہ وار عاشق میٹھے ﷺ نبی کی چادر

حضرتِ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کپڑوں میں سب سے زیادہ حِبَرہ (یعنی سوتی دھاری دار یَمَنی چادر) اوڑھنا پسند فرماتے تھے۔

(شمائل الترمذی مع جامع ترمذی رقم الحدیث ٦٣ دارالفکر بیروت)

آئی عَروس بن کر میٹھے نبی ﷺ کی چادر
نکلی ہے خوب سج کر میٹھے نبی ﷺ کی چادر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سر پر چادر اُوڑھنا سنّت انبیاء ہے:

(۲۱) حضرتِ سیّدنا امام عبدالرّءوف مناوی علیہ رحمۃ القوی ''شرح شمائلِ ترمذی'' میں فرماتے ہیں، ''سر پر چادر اوڑھنا انبیائے کرام علیہم السلام کے اَخلاق (یعنی پسندیدہ عادات) سے ہے''۔

(حاشیه شمائل ترمذی مع جمع الوسائل ج۱ ص ۳۱۹ نورمحمد کارخانه تجارت کتب کراچی)

خوشیاں منارہی ہے پہلو بدل بدل کر
مہکی ہے پھول بن کر میٹھے نبی ﷺ کی چادر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سر پر چادر اُوڑھنا سنّتِ صدّیقی ہے:

(۲۲) سر ڈھانپنا سنّتِ صَحابہ بھی ہے، چُنانچہ ابنِ عساکر سے روایت ہے کہ نبی کریم، رء وف رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر مبارک پر تشریف فرما ہوئے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نیچے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر پر چادر اوڑھ کر صحابہ کرام میں بیٹھے تھے۔

(شرح العلامة الزرقاني علی المواهب ج۶ ص ۳۱۰ دارالکتب العلميه بيروت)

سایۂ چادرِ سرکار ﷺ ہے تم پر صدّیق رضی اللہ عنہ

اور رہے سایہ کُناں ہم پہ تمہاری چادر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سر پر چادر اوڑھنا سنّتِ فاروقی ہے:

(۲۳) ابنِ عساکر سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں عید کے دن سر پر چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

(شرح العلامة الزرقاني علی المواهب ج۶ ص ۳۱۰ دارالکتب العلميه بيروت)

غلغلہ نعت کا برپا ہے تو ہے حمد کا شور

بارشِ نور ہے اوڑھی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے چادر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سر پر چادر اوڑھنا سنّتِ عثمانی ہے:

(۲۴) حضرتِ سیِّدُنا احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جا کر دیکھا کہ مسجد کے درمیان لوگ جمع ہیں اور وہاں حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلوہ آرا تھے، اتنے میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک زرد چادر اُوڑھ کر تشریف لائے جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سرِ مبارک ڈھانپ رکھا تھا۔

(سننِ نَسائی الجزءُ السادس ص ٤٦ دارالجيل بيروت)

کیوں نہ کھِل جائیں اسے دیکھ کے دل کے غُنچے

سج رہی ہے سرِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ پر چادر

(۲۵) حضرتِ سیِّدُنا مُرّہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم (غیب کی خبریں دیتے ہوئے) عنقریب رونُما ہونے والے ایک فتنہ کا تذکرہ فرمارہے تھے کہ ایک صاحِب سر ڈھانپے ہوئے گزرے، تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے (مزید غیب کی خبر سناتے ہوئے) فرمایا، ''اُس دن یہ آدمی راہِ راست پر ہوگا۔'' جب میں نے اُس (خوش نصیب) کو دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (ایضاً و بتغیر قیل مسند امام احمد رقم الحدیث ۱۸۰۸۲ ج۶ ص ۳۰۷ دارالفکر بیروت) اِس روایت میں ''فتنے'' سے مُراد شہادتِ عثمانی کا واقِعہ ہے۔

یا رب عزوجل بھر ردائے عثمانی رضی اللہ عنہ

دور کر حشر کی پریشانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سر پر چادر اَوڑھنا سنّت حیدری ہے :

(۲۶) حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن سر پر چادر اوڑھ کر تشریف لائے۔ (الطبقات الکبریٰ ج۲ ص ۳۱۲ دارِ صادر بیروت)

بڑھائے دل میں سُرور اور آنکھ میں بھی نور

ردائے پنجتن ﷺ اور چار یار ﷺ کی چادر

پنجتن کے دو معنیٰ ہیں : (۱) سرکار ﷺ اور چار یار ﷺ (۲) سرکار ﷺ، بی بی فاطمہ، مولیٰ علی، امام حَسَن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سر پر چادر اوڑھنا سنّت حَسَنی ہے :

(۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابوالعلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر سے اُوڑھے نَماز پڑھ رہے تھے۔ (المواھب اللدنیة ج ۲ ص ٤٥٥ مرکز اھلسنت برکات رضا ھند)

ابنِ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی چادر ہے   یہ حسن مجتبیٰ ﷺ کی چادر ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سر پر چادر اوڑھنا سنّت صَحابہ ہے :

(۲۸) حضرتِ سیِّدُنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر پر چادر اوڑھے تشریف لائے اور فرمایا: "جو مجھے جانتا ہے تحقیق وہ مجھے جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں عبداللہ بن مسعود ہوں، تم اپنے آپ کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صَحابہ علیہم الرضوان سے زیادہ ہدایت یافتہ سمجھ بیٹھے ہو حالانکہ تم گمراہی کے گناہ میں مبتلا ہو"۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث ٨٦٢٨ ج٩ ص ٢٥ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اس کا سایہ نہ لیں کیوں کر کہ عقید ت وا لے

ابنِ مسعود نے ہے سر پہ سجائی چادر

(۲۹) حضرتِ کثیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ عَمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سرِ مبارک پر چادر اوڑھ رکھی تھی۔ (الاحادوالمثانی ج٥ ص ٣٠٢ دارالرایة الریاض)

جان و ایمان و دل منوّر ہیں

حضرت عَمرو کی یہ چادر ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سرڈھانپنا غوث پاک کی سنّت ہے :

(۳۰) سرڈھانپنا سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمةُ اللّٰہِ الْاکرم کی بھی سنّت ہے۔ چُنانچہ آپ کے حالاتِ زندگی میں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چادر استعمال فرماتے اور سرِ مبارک ڈھانپتے تھے۔ (اَشِعَّةُ اللَّمعَات ج ۳ ص ٥٧٣ کوئٹہ)

کیوں ڈرے دشمنوں سے وہ جس کے   سر پہ غوث الوریٰ رحمہ اللہ علیہ کی چادر ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سر پر چادر اُوڑھنے کی بَرَکتیں :

(۳۱) حضرتِ سیِّدُنا امام عبدالرَّء وف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ایک روایت میں ہے کہ جو سر پر چادر اوڑھتا ہے وہ اپنے قول وفعل میں حکمت کو جمع کر لیتا ہے۔ چادر اَوڑھنے کے کثیر فوائد ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:۔

(الف) اِس سے ظاہر باطن کی اِصلاح ہوتی ہے مَثَلاً اللہ عزوجل سے حیا اور خوف پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس طرح سر ڈھانپنا بھاگے ہوئے بے یار و مددگار اور ڈرے ہوئے غلام کی علامت ہے۔

(ب) جس کا اکثر چہرہ ڈھانپا ہوا ہو گا تو وہ غور وفکر کر سکے گا۔ ''ایک ساعت (اُمُورِ آخِرت میں) غور وفکر ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔''

(کنزُ العُمّال ج ۳ ص ۱۰۹ حدیث ۵۷۱۱)

(ج) سر پر چادر اَوڑھنے والے سے کثیر مفاسد (یعنی خرابیاں اور برائیاں) دور ہوتے ہیں اور اس کا عزم وحوصلہ قائم رہتا ہے۔

(د) ایسے شخص کا دِل اللہ تعالیٰ کی طرف مُتَوَجِّہ رَہتا ہے۔

(ہ) ایسے شخص کا دِل مُشاہَدۂ حق اور ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معمور رَہتا ہے۔

(و) ایسے شخص کے اَعضاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں اور نفسانی شہوتوں سے محفوظ رَہتے ہیں۔ اور یہ تمام چیزیں (جو کہ سر پر چادر اوڑھنے سے حاصل ہوتی ہیں) بُلند مرتبہ لوگوں اور خائفین یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں کے پہچاننے کے اَسباب ہیں۔ اِسی وجہ سے بعض اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ نے چادَر کو سر پر اوڑھنے کو ''خَلوتِ صُغرٰی'' (یعنی چھوٹی تنہائی) قرار دیا ہے''۔

(حاشیہ شمائل ترمذی مع جمع الوسائل ج۱ ص ۲۱۹ نور محمد کار خانہ تجارت کتب کراچی)

کاش ایسا ہو کبھی ہم کو آتی ہے پسند
آئے مدینے سے خبر آپ کے سر کی چادَر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چادَر کا سنّتوں بھرا ناپ:

اپنے اپنے قد کے مطابق کوئی سا بھی ایسا کپڑا جس کو چادر کہا جا سکے اور اس میں کوئی وجہِ مُمانَعت نہ ہو اُس کو بہ نیّتِ سنّت سر سے اوڑھنے میں ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اداےِ سنّت کا ثواب مل جائے گا۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی چادَرِ مبارَکہ کے مختلِف ناپ منقول ہیں۔ اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مختلِف مواقع پر جُدا جُدا ناپ کی مقدّس چادروں کو جسمِ مُنوّر کو چومنے، عمامۂ نور سے لپٹنے اور سرِ انور کے بوسے لینے کی سعادت بخشی ہے۔ چُنانچہ تین روایات مُلاحَظہ فرمایئے۔

(۱) حضرتِ سیِّدُنا مُلا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نَقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ داوَر، رسولِ اَنور، سُلطانِ بحروبَر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک چادَر کا طول (لمبائی) چار ہاتھ (یعنی دو گز) اور اس کا عَرض (چوڑائی) اَڑھائی ہاتھ (یعنی سوا گز) تھا۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل از ملاعلی قاری علیہ رحمۃ الباری ج۱ ص ۲۱۰ نور محمد کارخانہ کتب کراچی)

(۲) حضرتِ واقِدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادَرِ مبارک کا طول چھ ہاتھ (یعنی تین گز) اور اس کا عَرض تین ہاتھ اور ایک بالشت (یعنی 63 انچ 4 گرہ) تھا۔ (اَیضاً)

(۳) حضرتِ احمد بن محمد قسطلانی علیہ رحمۃ الرَّبّانی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبیِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادرِ مبارک کا طول چار ہاتھ (یعنی دو گز) اور اس کا عَرض دو ہاتھ اور ایک بالشت (ایک گز 9 انچ 4 گرہ) تھا۔

(المواہب اللّدنیّہ ج۲ ص ٤٤٧ مرکز اہلسنت برکات رضا، گجرات، ہند)

''ابلیس کا قول'' ان تین افراد پر کامیاب ہوتا ہوں:

(۱) جو اپنے عمل کو بہُت زِیادہ سمجھے۔

(۲) جو اپنے گناہ کو چھوٹا سمجھے۔

(۳) جو اپنے مشورے کو اچھا جانے۔

(مُلَخَّص از: جِنّوں کی دنیا ص ۵۳۵)